مومن خاں مومنؔ

(۱۸۰۰ء۔۱۸۵۲ء)

مومن خاں مومنؔ اُردُو کے ممتاز شاعر تھے۔ وہ مرزا غالبؔ کے ہم عصر شاعر تھے۔ ان کا اصل نام ''مومن خان'' ہے مگر وہ ''مومنؔ'' کے نام اور تخلص سے مشہور ہوئے۔ انھوں نے غزل، رباعی اور دیگر اصنافِ سخن میں طبع آزمائی کی، تاہم ان کی شہرت کا بنیادی سبب ان کی 'غزل' ہے۔

مومن خاں مومنؔ کا مزاج رومانی، نازک اور فلسفیانہ تھا۔ وہ نہ صرف شاعر بلکہ حکیم حاذق بھی تھے اور شعبۂ طبّ کے ذریعے سے معاش کماتے تھے۔ انھیں علمِ نجوم، ریاضی، طب، موسیقی اور علمِ رمل وغیرہ میں بھی خاص مہارت حاصل تھی۔ شاعری میں انھوں نے شاہ نصیر کی شاگردی اختیار کی۔

مومنؔ کی شاعری میں سادگی، برجستگی اور جذبات کی گہرائی نمایاں ہے۔ مومن کی غزلوں میں عشق و محبت کے جذبات کو نہایت نزاکت سے بیان کیا گیا ہے۔ اُنھوں نے مشکل قوافی اور بندشوں سے اجتناب برتتے ہوئے سادہ مگر دل نشیں انداز اختیار کیا۔

مومن خاں مومنؔ کا تمام تر کلام ''کُلّیاتِ مومن'' کی صورت میں شایع ہو چکا ہے۔ ان کی وفات ایک حادثے میں ہوئی، جب وہ اپنے گھر کی چھت سے گر گئے اور پانچ ماہ تک علیل رہنے کے بعد انتقال کر گئے۔ وہ دہلی میں آسودۂ خاک ہیں۔

مومنؔ اُردُو ادب میں ایک نازک خیال اور جذبات نگار شاعر کی حیثیت سے ہمیشہ یاد رکھے جائیں گے۔ ان کے درج ذیل اشعار زباں زدِ خاص و عام ہیں:

تم مرے پاس ہوتے ہو گویا
جب کوئی دوسرا نہیں ہوتا

وہ جو ہم میں تم میں قرار تھا تمھیں یاد ہو کہ نہ یاد ہو
وہی یعنی وعدہ نباہ کا تمھیں یاد ہو کہ نہ یاد ہو

18

غزل

تدریسی مقاصد

- طلبہ کو مومن خاں مومنؔ کے دور کی غزل کے بارے میں آگاہ کرنا
- طلبہ کو مومن خاں مومنؔ کی غزل گوئی کی امتیازی خصوصیات سے روشناس کرنا
- طلبہ میں شعر فہمی کا عمدہ ذوق پیدا کرنا
- طلبہ کو مومن خاں مومنؔ کی غزل کے موضوعات بارے معلومات فراہم کرنا
- صنعتِ تضاد اور اس کے مختلف پہلوؤں پر روشنی ڈالنا

اثر اُس کو ذرا نہیں ہوتا
رنج ، راحت فزا نہیں ہوتا

ذکرِ اغیار سے ہُوا معلوم
حرفِ ناصح بُرا نہیں ہوتا

تُم ہمارے کسی طرح نہ ہوئے
ورنہ دُنیا میں کیا نہیں ہوتا

تم مِرے پاس ہوتے ہو گویا
جب کوئی دوسرا نہیں ہوتا

حالِ دل ، یار کو لکھوں کیوں کر
ہاتھ دل سے جُدا نہیں ہوتا

چارۂ دل سوائے صبر نہیں
سو تمھارے سِوا نہیں ہوتا

کیوں سُنے عرضِ مضطر ، اے مومنؔ!
صنم آخر خُدا نہیں ہوتا

(دیوانِ مومنؔ)

www.ilmkidunya.com

مشق

1 مومن خاں مومنؔ کی شاملِ کتاب غزل کو مدِ نظر رکھتے ہوئے درج ذیل سوالات کے مختصر جوابات تحریر کریں:

i. زیرِ مطالعہ غزل کے مطلع اور مقطع کی نشان دہی کریں۔

ii. حرفِ ناصح سے کیا مراد ہے؟

iii. حالِ دل لکھنے میں کیا مشکل ہے؟

iv. کون ''عرضِ مضطر'' نہیں سن سکتا؟

v. شاعر کو صبر کیوں نہیں آتا اور صبر کا آنا کس طرح ممکن ہے؟

2 درست جوابات کی نشان دہی کریں:

i. اس غزل میں ''جُدا'' اور ''خدا'' ہیں:

(الف) رکن (ب) قافیہ (ج) ردیف (د) تشبیہ

ii. غزل کا ایسا آخری شعر جس میں شاعر نے اپنا تخلص برتا ہو، کہلاتا ہے:

(الف) مطلع (ب) حسنِ مطلع (ج) مقطع (د) آخری شعر

iii. مومن خاں مومنؔ کے بقول ''رنج'' نہیں ہوتا:

(الف) جاں فزا (ب) دل فزا (ج) راحت فزا (د) روح فزا

iv. ''حرفِ ناصح بُرا نہیں ہوتا'' یہ حقیقت شاعر پر کھلی:

(الف) ذکرِ یار سے (ب) ذکرِ حبیب سے (ج) ذکرِ اغیار سے (د) ذکرِ رقیب سے

v. ''نہیں ہوتا'' غزل میں ہے:

(الف) قافیہ (ب) ردیف (ج) مستزاد (د) رُکن

3 مومن خاں مومنؔ کے درج ذیل شعر کی تشریح کریں جسے مرزا غالبؔ نے یہ کہہ کر سندِ قبولیت بخشی کہ مجھ سے میرا سارا دیوان لے لیا جائے اور اس کے بدلے میں مجھے یہ شعر دے دیا جائے:

تم مرے پاس ہوتے ہو گویا
جب کوئی دُوسرا نہیں ہوتا

www.ilmkidunya.com

4 زیرِ مطالعہ غزل میں سے مختلف شعری صنعتیں تلاش کر کے لکھیں۔

5 درج ذیل الفاظ کو جملوں میں اس طرح استعمال کریں کہ ان کا معنی و مفہوم اور تذکیر و تانیث کی کیفیت بھی کھل جائے:

رنج — راحت — دنیا — صبر — وحشت — حال — ذکر — حرف

6 اشعار مکمل کریں:

(i) اثر اُس کو ذرا نہیں ہوتا

(ii) تم مِرے پاس ہوتے ہو گویا

(iii) حالِ دل، یار کو لکھوں کیوں کر

(iv) چارۂ دِل سوائے صبر نہیں

(v) ذکرِ اغیار سے ہُوا معلوم
----

7 درج ذیل الفاظ کے واحد اور جمع بنائیں:

اغیار — راحت — ناصح — حروف — احوال — خط

8 درج ذیل اشعار کو درست تلفظ، لے اور آہنگ سے پڑھیں اور ان سے متعلقہ سوالات کے جوابات تحریر کریں:

وہ ساحلوں پہ گانے والے کیا ہوئے
وہ کشتیاں چلانے والے کیا ہوئے
وہ صبح آتے آتے رہ گئی کہاں
جو قافلے تھے آنے والے کیا ہوئے
میں ان کی راہ دیکھتا ہوں رات بھر
وہ روشنی دکھانے والے کیا ہوئے

(ناصر کاظمی)

سوالات

(i) ساحلوں پہ گانے والوں سے کون لوگ مراد ہیں؟

(ii) صنعتِ تکرار کس شعر میں برتی گئی ہے؟

(iii) ''راہ دیکھنا'' کے کیا معنی ہیں؟

(iv) ان اشعار میں ردیف کی نشان دہی کریں۔

www.ilmkidunya.com

صنعتِ تضاد

علمِ بدیع کی اصطلاح میں تضاد، ایسے الفاظ استعمال میں لانا ہے جن کے معنی ایک دوسرے کی ضد، اُلٹ اور مقابل ہوں، مثلاً: ہنسنا اور رونا، کڑوا اور میٹھا، ٹھنڈا اور گرم، بہار اور خزاں، دوست اور دشمن، مناسب اور نامناسب، دیکھا اور اَن دیکھا وغیرہ ۔ تضاد کی دو صورتیں ہیں:

(الف) **تضادِ ایجابی** متضاد الفاظ کے ساتھ اگر حرفِ نفی استعمال نہ ہوا ہو تو اسے ''تضادِ ایجابی'' کہتے ہیں ۔ جیسے:

ہوائے دورِ مئے خوش گوار راہ میں ہے
خزاں چمن سے ہے جاتی بہار راہ میں ہے
(حیدر علی آتش)

اے اِلتفاتِ یار مجھے سوچنے تو دے
جینے کا ہے مقام کہ مرنے کا ہے محل
(سیّد عابد علی عابد)

(ب) **تضادِ سلبی** جب دو الفاظ ایک مصدر یا مادے سے مشتق ہوں، ایک مثبت ہو، دوسرا منفی تو اسے تضادِ سلبی کہتے ہیں:

جیسے:

یہ رات تمھاری ہے چمکتے رہو تارو
وہ آئیں نہ آئیں مگر امید نہ ہارو
(ناصر کاظمی)

سرگرمیاں برائے طلبہ

- مختصر ویڈیو کے ذریعے سے مومن خاں مومن کی شاعری کی نمایاں خصوصیات نوٹ کریں۔
- مومن خاں مومن کی غزل کو مکالمے کی صورت میں پیش کریں۔
- طلبہ گروپ کی شکل میں مومن خاں مومن کی شخصیت اور فن پر کوئز مقابلے میں شرکت کریں۔

اشاراتِ تدریس

- طلبہ کو مومن خاں مومن کے دور کی سیاسی، سماجی اور ادبی کیفیات وحالات کے بارے میں بتائیں۔
- مومن خاں مومن کی شاملِ کتاب غزل کی تراکیب کے معانی اور ان کی بناوٹ کے بارے میں آگاہ کریں اور طلبہ سے کچھ نئی تراکیب بھی بنوائیں۔
- طلبہ کو ''سہلِ ممتنع'' کے بارے میں بتائیں۔ انھیں باور کرائیں کہ مومن خاں مومن کی زیرِ مطالعہ غزل سہلِ ممتنع کی عمدہ مثال ہے۔

www.ilmkidunya.com